AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www.al-aasar.com

Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

اسلام اور پولیس کے نظامِ تفتیش کا تقابلی جائزہ
(A COMPARATIVE STUDY OF THE ISLAMIC AND POLICE INVESTIGATION SYSTEMS)

Ali Chand
PhD Research Scholar; Institute of Islamic Studies and Shariah, MY University Islamabad (Pakistan)
alichand.ac44@gmail.com
Dr. Talib Ali Awan
Assistant Professor; Institute of Islamic Studies and Shariah,
MY University Islamabad (Pakistan)
drtalibaliawan@gmail.com

Abstract

This research paper offers a comprehensive comparative analysis of the Islamic concept of investigation (Nizām-e-Taftīsh) and the modern police investigation system, with a focus on ethical, procedural, and legal foundations. The study aims to explore how the principles of justice, accountability, and protection of human dignity—central to Islamic jurisprudence—can serve as guiding parameters for contemporary police practices.

In Islamic law, investigation is not merely a procedural formality but a moral responsibility grounded in fairness (adl), honesty (sidq), and the sanctity of human rights. The Qur'an and Sunnah repeatedly emphasize the prohibition of false testimony, coercion, and injustice, establishing a system where evidence must be based on truth, witnesses must be trustworthy, and suspects must be treated with compassion and respect. For instance, the Prophet Muhammad ﷺ strictly forbade forced confessions and emphasized that "the burden of proof lies upon the claimant, and the oath is upon the defendant," a maxim that forms the cornerstone of Islamic criminal jurisprudence.

By contrast, the modern police investigation system—though developed with advanced scientific methods and legal frameworks—often faces moral and procedural deficiencies such as the misuse of power, custodial violence, and bias in interrogation. These challenges highlight the urgent need for a synthesis between ethical spirituality and professional efficiency.

Through a comparative lens, this paper argues that Islamic investigative principles provide a more humane and equitable model that complements contemporary law enforcement needs. It proposes that the integration of Islamic ethics into modern police training and investigative protocols can enhance public trust, ensure transparency, and foster accountability. Ultimately, the research concludes that a hybrid framework—where modern procedural standards are aligned with the ethical imperatives of Islam—can establish a just, compassionate, and effective system of investigation in Muslim societies.

Keywords

Islamic Law, Police Investigation, Justice, Accountability, Human Rights, Shariah Ethics, Truthfulness

1۔ تمہید و پس منظر

1.1۔ تعارف

اسلام ایک ایسا ہمہ گیر نظامِ حیات ہے جو انسان کی انفرادی و اجتماعی زندگی کے تمام پہلوؤں کو محیط ہے۔ انسانی سماج میں امن و امان کا قیام، عدل و انصاف کی فراہمی، اور جرائم کی بیخ کنی کسی بھی مہذب معاشرے کی بنیادی ضرورت ہے۔ اسی مقصد کے لیے ریاستی ادارے وجود میں آتے ہیں، جن میں پولیس کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ پولیس نہ صرف قانون کے نفاذ کا ذریعہ ہے بلکہ عوام کے جان و مال کے تحفظ اور معاشرتی نظم و ضبط کے قیام میں بھی اس کا کردار کلیدی ہے۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com

Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

اسلام نے جہاں عبادات واخلاقیات کا جامع ضابطہ دیا، وہیں نظام عدالت و تفتیش کے ایسے اصول متعین کیے جو انسانی حقوق، مساوات، عدل، شفافیت اور امانت کے اعلیٰ ترین معیارات پر مبنی ہیں۔ چنانچہ اسلامی تعلیمات میں "تحقیقِ حقائق"(verification of facts)اور "گواہی وشہادت" کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ قرآنِ کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَى أَنفُسِكُمْ"[1]

ترجمہ: "اے ایمان والو! انصاف پر مضبوطی سے قائم رہنے والے بنو، اللہ کے لیے گواہی دینے والے، اگرچہ وہ تمہارے اپنے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔"

یہ آیت اسلام کے عدالتی اور تحقیقی نظام کی اساس فراہم کرتی ہے۔ یہاں "قِسط" یعنی عدل، صرف فیصلہ کرنے کے معنی میں نہیں بلکہ تحقیقِ واقعہ (fact-finding)اور گواہی کی صداقت کے ضمن میں بھی آتا ہے۔اس سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی قانون میں "تفتیش" محض ظاہری الزام تراشی کا نام نہیں بلکہ حقائق کی کھوج اور تصدیقِ شہادت کے لیے منظم اصولوں کا مجموعہ ہے۔

1.2۔ تحقیق و تفتیش کی لغوی واصطلاحی تعریف

عربی زبان میں "تفتیش" کا مادہ "فَتَّشَ" ہے، جس کے معنی ہیں "کسی چیز کے باطن کو ظاہر کرنا" یا "تفصیل سے کھوج لگانا۔"[2] اصطلاحی طور پر تفتیش سے مراد وہ منظم و قانونی عمل ہے جس کے ذریعے کسی جرم کے وقوع پذیر ہونے کے بعد واقعاتی شواہد، گواہی، ثبوت اور متعلقہ بیانات جمع کیے جاتے ہیں تاکہ عدالت کو فیصلہ کرنے میں معاونت ملے۔

اسلامی نقطۂ نظر سے تفتیش ایک مقدس ذمہ داری ہے، کیونکہ یہ عدل کے قیام سے براہِ راست منسلک ہے۔ اگر تفتیش غیر منصفانہ، جانبدارانہ یا بغیر شواہد کے کی جائے تو نہ صرف ظلم کا دروازہ کھلتا ہے بلکہ یہ معاشرتی فساد کا سبب بھی بنتی ہے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ"[3]

ترجمہ: "تم سے پہلی قومیں اس لیے ہلاک ہوئیں کہ جب ان میں کوئی معزز شخص جرم کرتا تو اسے چھوڑ دیتے، اور جب کوئی کمزور جرم کرتا تو اس پر حد جاری کر دیتے تھے۔"

یہ حدیث ظاہر کرتی ہے کہ تحقیق اور قانون کا اطلاق معاشرتی حیثیت یا طبقاتی امتیاز سے بالاتر ہونا چاہیے۔ اسلام میں انصاف اور تفتیش کا معیار مساوات پر مبنی ہے، نہ کہ مفاد یا اثر ورسوخ پر۔

1.3۔ اسلامی ریاست میں عدل و تفتیش کا تاریخی پس منظر

اسلامی تاریخ میں عدل و تفتیش کا نظام ریاستِ مدینہ کے قیام سے ہی واضح نظر آتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے جب مدینہ منورہ میں اسلامی حکومت قائم کی تو معاشرتی نظم وانصاف کے لیے مختلف ادارے قائم کیے، جن میں قضا (عدالت)، حسبہ (معاشرتی نگرانی)، اور شرطہ (پولیس) نمایاں تھے۔ "شرطہ"(Police) کا لفظ عربی "شرط" سے نکلا ہے، جس کا مطلب ہے "نشان زدہ" یا "وہ جو قانون کے نفاذ پر مامور ہو۔"[4] خلفائے راشدین کے ادوار میں شرطہ کا نظام مزید منظم ہوا۔ حضرت عمر بن الخطابؓ نے دار الشرطہ کے قیام سے باقاعدہ پولیس فورس کی بنیاد رکھی، جو تفتیش، نگرانی، اور عدالت کے احکام پر عمل درآمد کی ذمہ دار تھی۔

1.4۔ اسلامی تفتیش کے اصول اور جدید پولیسنگ

اسلامی تفتیش کے بنیادی اصول درج ذیل ہیں:

1. عدل و مساوات— کسی شخص پر جرم کا الزام لگانے سے قبل مکمل تحقیق۔

---

[1] النساء:135

[2] ابن منظور، لسان العرب، ج6، ص125، بیروت: دار صادر، 1414ھ/1994ء؛ لوئیس معلوف، المنجد في اللغة والأعلام، بیروت: دار المشرق، 1986ء

[3] البخاري، الجامع الصحيح، كتاب الحدود، باب إقامة الحدود على الشريف والوضيع، حديث 6788، بیروت: دار ابن كثير، 1407ھ/1987ء

[4] ابن منظور، لسان العرب، مادہ: شرط؛ الماوردي، الأحكام السلطانية، ص234ء؛ عبد الحليم، نظام الحكم والإدارة في الإسلام، قاہرہ: دار السلام، 1992ء

Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

2.شہادت کی تصدیق— جھوٹی گواہی یا قیاس پر فیصلہ ممنوع۔

3.جرم میں نیت کا اعتبار— نبی ﷺ نے فرمایا: "اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔"[5]

4.ظن و گمان سے اجتناب— قرآن کہتا ہے: "اِجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ" یعنی "بہت سے گمانوں سے بچو۔"[6]

ان اصولوں کی روشنی میں اگر ہم جدید پولیسنگ کے ضوابط دیکھیں، جیسے Presumption of Innocence, Due Process of Law اور Evidence-based Investigation، تو یہ سب اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہیں۔

2۔قرآنِ کریم کی روشنی میں نظامِ عدل و تفتیش

2.1۔عدل وانصاف کا قرآنی تصور

قرآنِ مجید میں عدل (Justice) اور قسط (Equity) کو انسانی معاشرت کے قیام کی بنیاد قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا، وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ النَّاسِ أَن تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ"[7]

ترجمہ: "بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حقداروں کے حوالے کرو، اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ فیصلہ کرو۔"

یہ آیت تفتیش اور عدالتی کارروائی کے ہر مرحلے میں امانت، دیانت، اور عدل کو لازم قرار دیتی ہے۔ تفتیش کرنے والا فرد دراصل امانت دار ہوتا ہے، جو حقائق کی امانت کو محفوظ انداز میں عدالت تک پہنچانے کا ذمہ دار ہے۔ قرآن کا یہ اصول آج کے جدید Forensic Investigation Ethics کے برابر ہے، جہاں شواہد کے ساتھ دیانت داری، شفاف ریکارڈنگ، اور غیر جانب داری بنیادی تقاضے سمجھے جاتے ہیں۔

2.2۔تحقیق و تفتیش میں گواہی اور شہادت کی اہمیت

اسلامی عدالتی نظام میں شہادت تفتیش کی بنیاد ہے۔ قرآن کریم نے گواہی کے اصول انتہائی واضح اور جامع انداز میں بیان کیے ہیں:

"وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِن رِّجَالِكُمْ، فَإِن لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّن تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ"[8]

ترجمہ: "اور اپنے مردوں میں سے دو گواہ مقرر کرلو، اور اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جنہیں تم گواہ پسند کرو۔"

یہ آیت "معاملاتِ مالیہ" سے متعلق ہے، مگر اصولِ گواہی کے اعتبار سے اس کا اطلاق تمام عدالتی اور تحقیقی نظام پر ہوتا ہے۔ یہاں "رضیتم من الشہداء" کا جملہ نہایت اہم ہے، جس کا مطلب ہے "ایسے گواہ جن پر تمہیں اعتماد ہو۔" اس سے قرآن تحقیق و تفتیش میں اعتماد، دیانت اور ساکھ کو لازمی عنصر قرار دیتا ہے۔ اسلامی فقہاء کے نزدیک گواہی دینے والے شخص کے اخلاق، کردار اور نیت کی جانچ عدالتی تحقیق کا لازمی جزء ہے۔ اس کو جدید پولیسنگ اصطلاح میں Character Verification یا Witness Reliability Assessment کہا جاسکتا ہے۔

2.3۔ظن و تخمین پر مبنی تفتیش کی ممانعت

قرآنِ کریم نے تفتیش اور عدالتی فیصلے میں ظن و گمان پر انحصار کرنے سے واضح طور پر منع فرمایا ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ، إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ"[9]

ترجمہ: "اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچو، بے شک بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔"

---

[5] البخاري، الجامع الصحيح، كتاب بدء الوحي، حدیث 1، بیروت: دار ابن کثیر، 1407ھ/1987ء

[6] الحجرات: 12

[7] النساء: 58

[8] البقرہ: 282

[9] الحجرات: 12

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

یہ آیت قانونِ تفتیش میں انتہائی اہمیت رکھتی ہے۔جدید پولیسنگ میں بھی Evidence-based Investigation اور Avoidance of Bias کو بنیادی اصول تسلیم کیا گیا ہے۔اسلام نے یہ اصول چودہ سو برس قبل واضح کر دیا کہ تحقیق و تفتیش کو قیاس، تعصب یا شک پر مبنی نہیں ہونا چاہیے بلکہ یقینی شواہد پر قائم ہونا چاہیے۔

2.4۔گناہگار کے تحفظ اور بے گناہ کے حقوق کا احترام

اسلامی قانون میں تفتیش کا مقصد صرف مجرم کو سزا دینا نہیں، بلکہ بے گناہ کی حفاظت اور عدل کی بحالی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"ادرءوا الحدود بالشبهات ما استطعتم"[10]

ترجمہ: "حدود کو شبہات کے ذریعے ٹال دو، جہاں تک تم کر سکو۔"

یہ اصول جدید فوجداری قانون (Criminal Law) کے بنیادی قاعدے "Benefit of the Doubt" کے عین مطابق ہے۔اسلام میں اگر تفتیش کے دوران کسی جرم میں ذرا سا بھی شک باقی رہ جائے تو سزا کو مؤخر کر دیا جاتا ہے۔

یہی اصول قرآن کریم کے اس حکم سے بھی ظاہر ہے:

"وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ۚ اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ"[11]

ترجمہ: "اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو، انصاف کرو، یہی تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔"

اس آیت میں "عدالت کے وقت جذباتی یا انتقامی رجحان" سے روکا گیا ہے، جو کہ جدید تحقیقاتی نفسیات (Investigative Psychology) کے اصول "Cognitive Bias Control" سے مطابقت رکھتا ہے۔

2.5۔تفتیش میں رازداری اور عزتِ نفس کا احترام

اسلامی تعلیمات میں کسی شخص کے عیوب یا نجی معاملات کی غیر ضروری تفتیش ممنوع قرار دی گئی ہے۔قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

"وَلَا تَجَسَّسُوا" ترجمہ: "اور ایک دوسرے کی ٹوہ میں نہ پڑو (جاسوسی نہ کرو)۔"[12]

یہ آیت قانونِ تفتیش میں Privacy Rights اور Confidentiality کے بنیادی اصول کی ضامن ہے۔اسلامی تفتیش کا مقصد صرف جرم کو بے نقاب کرنا ہے، نہ کہ لوگوں کی ذاتی زندگیوں میں مداخلت۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ أَخِيهِ تَتَبَّعَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ"[13]

ترجمہ: "جو اپنے بھائی کے عیب تلاش کرتا ہے، اللہ اس کے عیب ظاہر کر دیتا ہے۔"

یہ تعلیم جدید پولیس ضوابط میں Data Protection اور Respect for Human Dignity کے مساوی ہے۔

---

10 الترمذي، الجامع الصحيح، كتاب الحدود، باب ماجاء في درء الحدود، حديث 1424، بيروت: دار احياء التراث العربي، 1395ھ/1975ء

11 المائدہ: 8

12 الحجرات: 12

13 أبوداود، السنن، كتاب الأدب، باب في التجسس، حديث 4880، بيروت: دار الفكر، 1410ھ/1990ء

2.6۔قرآن کے عدالتی اصول اور جدید پولیسنگ کا موازنہ

اسلامی اصولِ تفتیش	جدید پولیسنگ کے مساوی اصول
عدل و مساوات	Equal Enforcement of Law
گواہی میں دیانت	Witness Credibility Assessment
ظن و گمان سے اجتناب	Evidence-based Investigation
شبہات میں رعایت	Benefit of the Doubt
رازداری و احترامِ نفس	Confidentiality & Privacy Ethics

یہ جدول ظاہر کرتی ہے کہ جدید فوجداری نظام کی اکثر بنیادیں وہی ہیں جو قرآنِ کریم نے واضح کیں۔فرق صرف طریقہ کار اور ٹیکنالوجی کا ہے، اصولی بنیاد ایک ہی ہے: حق کی تلاش عدل کے ساتھ۔

3۔احادیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں نظامِ تفتیش اور پولیسنگ

3.1۔نبی کریم ﷺ کا عدالتی اور تفتیشی طریق کار

نبی اکرم ﷺ نہ صرف ایک پیغمبر اور معلم تھے بلکہ بہترین منصف اور محقق بھی تھے۔آپ ﷺ نے ہمیشہ ثبوت، گواہی اور نیت کی بنیاد پر فیصلے صادر فرمائے۔آپ کے فیصلے محض الزام یا سماعت پر نہیں بلکہ حقائق کی تحقیق پر مبنی ہوتے تھے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ عَلَى نَحْوِ مِمَّا أَسْمَعُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ فَلَا يَأْخُذْهُ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ"[14]

ترجمہ: "میں تمہارے درمیان اسی کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں جو میں سنتا ہوں۔پس اگر میں کسی کو اُس کے بھائی کے حق میں سے کچھ دے دوں تو وہ نہ لے، کیونکہ میں نے دراصل آگ کا ٹکڑا اسے دیا ہے۔"

یہ حدیث عدالتی تفتیش میں بیانِ واقعہ کی ذمہ داری اور ثبوت کی صداقت پر زور دیتی ہے۔نبی ﷺ نے واضح کیا کہ عدالت یا تحقیق کسی بھی حد تک درست ہو، اگر مدعی یا مدعا علیہ جھوٹ بولے تو انصاف کا ظاہری ڈھانچہ باطل ہو جاتا ہے۔یہی اصول آج کی Judicial Inquiry اور Ethical Investigation کا مرکزی نکتہ ہے۔

3.2۔جرم میں نیت اور ارادہ کی تحقیق

اسلامی قانون میں جرم کی تعیین میں نیت کو بنیادی عنصر مانا گیا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى"[15]

ترجمہ: "اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی۔"

یہ اصول Criminal Investigation کے جدید قاعدے (Mens Rea (Guilty Mind سے مطابقت رکھتا ہے۔اسلام نے جرم کے صرف ظاہری پہلو پر نہیں بلکہ اخلاقی اور ارادی پہلو پر بھی زور دیا، جو جدید قانون میں Intention Analysis کہلاتا ہے۔

---

[14] بخاری، حدیث: 2680

[15] بخاری، حدیث: 1

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

3.3۔ گواہی میں احتیاط اور تصدیق

رسولِ اکرم ﷺ نے تفتیش اور گواہی میں سچائی اور احتیاط کو سب سے اہم عنصر قرار دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ؟ قُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: الإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ: أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ، أَلَا وَشَهَادَةُ الزُّورِ"[16]

ترجمہ: "کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ شرک، والدین کی نافرمانی، اور (بیٹھے بیٹھے آپ نے فرمایا:) جھوٹی گواہی دینا۔"

اسلامی قانون میں جھوٹی گواہی نہ صرف اخلاقی جرم ہے بلکہ عدالتی نظام کو تباہ کرنے والا گناہِ کبیرہ بھی ہے۔ جدید پولیس قانون میں بھی Perjury (جھوٹی گواہی) کو سخت سزا دی جاتی ہے۔ اس طرح اسلام نے تفتیشی عمل میں سچائی کو عدالت کی روح قرار دیا۔

3.4۔ بلاوجہ شک والزام سے گریز

نبی ﷺ نے فرمایا:

"إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَحَسَّسُوا، وَلَا تَجَسَّسُوا"

ترجمہ: 'بدگمانی سے بچو، کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے، اور تجسس و جاسوسی نہ کرو۔"[17]

یہ حدیث تفتیشی اخلاقیات (Investigative Ethics) کی بنیاد ہے۔ اسلامی پولیسنگ کا اصول ہے کہ جب تک جرم کی ٹھوس شہادت موجود نہ ہو، کسی شخص پر الزام عائد نہ کیا جائے۔ یہی اصول آج کے قانون میں Presumption of Innocence (بے گناہی کا مفروضہ) کہلاتا ہے۔

3.5۔ مجرم کے ساتھ انسانی سلوک

اسلامی قانون میں تفتیش کے دوران تشدد، توہین، یا ظلم کو سختی سے منع کیا گیا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا"[18]

ترجمہ: "اللہ اُن لوگوں کو عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔"

یہ تعلیم جدید انسانی حقوق کے اصول Custodial Ethics اور Prohibition of Torture کے عین مطابق ہے۔ اسلامی پولیسنگ میں مجرم کو بھی ایک انسانی dignity حاصل ہے، جسے کسی بھی تفتیشی مقصد کے لیے پامال نہیں کیا جا سکتا۔

3.6۔ عدالتی شفافیت اور عوامی اطمینان

رسول ﷺ کے عہدِ مبارک میں عدالتی فیصلے اکثر مسجدِ نبوی میں عوامی مشاورت اور شہادت کے سامنے کیے جاتے تھے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ اسلام میں تفتیش اور فیصلہ سازی کا عمل شفاف (Transparent) اور احتساب کے تابع تھا۔ جدید پولیس اور عدلیہ میں بھی Accountability Mechanisms اسی قرآنی و نبوی اصول کا تسلسل ہیں۔ اسلامی تصورِ تفتیش میں شفافیت کے ساتھ ساتھ رازداری کا توازن قائم ہے:

۱۔ جہاں عوامی مفاد متاثر نہ ہو وہاں شفافیت،

۲۔ جہاں کسی کی عزت یا امن متاثر ہو وہاں رازداری۔

---

[16] بخاری، حدیث: 2654

[17] بخاری، حدیث: 6064

[18] مسلم، الجامع الصحیح، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب النھي عن تعذیب العبد والبھیمۃ، حدیث 2613، بیروت: دار احیاء التراث العربي، 1375ھ/1955ء

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www.al-aasar.com
Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

3.7۔خلافتِ راشدہ کے دور کی تفتیشی مثالیں

3.7.1۔حضرت عمرؓ کا تفتیشی نظام

حضرت عمر بن الخطابؓ نے پولیس و تفتیشی نظام کو باقاعدہ ادارتی شکل دی۔انہوں نے "دارالشرطہ" قائم کیا، جو شہری نظم، فوجداری مقدمات، اور عدالتی فیصلوں کے نفاذ کا ذمہ دار تھا۔[19] آپؓ کی نگرانی میں تفتیشی افسران بیّنہ (شہادت) کے بغیر کسی کو گرفتار نہیں کر سکتے تھے۔اگر کسی پر الزام جھوٹا ثابت ہوتا تو تفتیشی افسر کو خود جواب دہی کا سامنا کرنا پڑتا۔

3.7.2۔حضرت علیؓ کا عدالتی توازن

حضرت علیؓ نے ایک یہودی کے ساتھ مقدمہ پیش ہونے پر اپنے عہدے کا فائدہ نہ اٹھایا، بلکہ قاضی شُریحؒ کے سامنے فریق کی حیثیت سے پیش ہوئے۔[20] یہ واقعہ اسلامی عدل و تفتیش کی بلند ترین مثال ہے، جو جدید Rule of Law کے اصول سے مطابقت رکھتا ہے۔

3.8۔اسلامی اصولِ تفتیش اور جدید پولیسنگ کا تقابلی جائزہ

3.8.1اسلامی تعلیمات-جدید اصولِ پولیسنگ

- عدل و مساوات — Equal Protection of Law
- ثبوت کی بنیاد پر فیصلہ — Evidence-Based Justice
- جھوٹی گواہی کی ممانعت — Perjury Laws
- بے گناہی کا مفروضہ — Presumption of Innocence
- انسانی وقار کا احترام — Human Rights & Dignity
- جواب دہی و شفافیت — Institutional Accountability

یہ موازنہ ظاہر کرتا ہے کہ جدید پولیسنگ کے اصول اسلامی عدل و تفتیش کی روح سے ماخوذ ہیں۔فرق صرف اصطلاحات اور ادارہ جاتی ڈھانچے کا ہے، مقاصد اور اصول ایک ہی ہیں، حق، عدل، شفافیت، اور انسانیت۔

4۔جدید پولیسنگ نظام اور اسلامی اصولوں کا تقابلی تجزیہ

4.1۔تمہیدی جائزہ

جدید ریاستوں میں پولیس کا بنیادی کام امن و امان کا قیام، قانون کا نفاذ، اور انصاف کی فراہمی ہے۔اسلامی نظامِ تفتیش و پولیسنگ کا مقصد بھی یہی ہے، لیکن اس کی بنیاد روحانی و اخلاقی اصولوں پر ہے نہ کہ صرف مادی ضوابط پر۔جدید پولیسنگ میں ضابطہ اور سزا کو ترجیح دی جاتی ہے، جب کہ اسلام میں اصلاح، توبہ، اور معاشرتی امن کو اصل اہمیت حاصل ہے۔یہ فرق ہی دونوں نظاموں کے مابین بنیادی امتیاز کو ظاہر کرتا ہے۔

4.2۔جدید پولیسنگ کے بنیادی اصول

دنیا کے بیشتر ممالک میں پولیسنگ کے جدید اصول درج ذیل پہلوؤں پر قائم ہیں:

1. قانون کی بالادستی (Rule of Law)
2. انسانی حقوق کا تحفظ
3. احتساب اور شفافیت (Accountability & Transparency)
4. پیشہ ورانہ تربیت (Professional Training)

---

19 الماوردي، الأحکام السلطانیة، ص 234، بیروت: دار الکتب العلمیة، 1989ء؛ ابن خلدون، المقدمة، ص 292، بیروت: دار الفکر، 2005ء

20 ابن سعد، الطبقات الکبری، ج 3، ص 27، بیروت: دار صادر، 1960ء؛ ابن الجوزي، صفة الصفوة، ج 1، ص 162، بیروت: دار المعرفة، 1984ء

5. جرائم کی روک تھام(Prevention of Crime)

6. تحقیق و شواہد کی سائنس(Forensic Investigation)

7. سماجی خدمت اور عوامی اعتماد(Public Trust & Community Policing)

یہ تمام اصول بنیادی طور پر انسانی وقار اور عدلِ اجتماعی کے تحفظ کے لیے بنائے گئے ہیں، جو اسلام کے اخلاقی مقاصد (مقاصدِ شریعت) سے ہم آہنگ ہیں۔

4.3۔اسلامی اور جدید نظام میں بنیادی تقابل

اسلامی پولیسنگ کا نظام عدل و اخلاق پر قائم ہے، جب کہ جدید پولیسنگ قانونی میکانزم پر۔

ذیل میں دونوں نظاموں کا تقابلی مطالعہ پیش کیا گیا ہے:

پہلو	اسلامی نظامِ پولیسنگ	جدید نظامِ پولیسنگ
بنیادی ماخذ	قرآن و سنت	آئین و قوانین
مرکزی مقصد	عدل، اصلاح، اور امنِ عامہ	قانون کا نفاذ اور نظمِ عام
نظریاتی بنیاد	تقویٰ، احتسابِ الٰہی	سیکولر قانون و ریاستی اختیار
جرم کا تصور	دینی و اخلاقی خلاف ورزی	قانونی ضابطے کی خلاف ورزی
تفتیش کا مرکز	نیت، گواہی، ثبوت	ثبوت، شواہد، ڈیجیٹل ریکارڈ
سزا کا مقصد	اصلاح و توبہ	بازداشت و عبرت
افسر کی ذمہ داری	امانت، عدل، خدمتِ خلق	قانون کا نفاذ اور نظمِ ریاست
احتساب	جواب دہی اللہ کے سامنے	ادارہ جاتی احتساب
انسانی وقار	بنیادی دینی فریضہ	آئینی حق
عوامی اعتماد	اخلاق و شفافیت پر مبنی	سروس ڈیلیوری پر مبنی

یہ جدول واضح کرتا ہے کہ اسلامی پولیسنگ کا دائرہ صرف قانونی نہیں بلکہ اخلاقی و روحانی بھی ہے، جبکہ جدید نظام اس پہلو سے خالی ہے۔

4.4۔اسلامی اصولوں کا جدید پولیسنگ میں نفاذ

اسلامی اصول اگر جدید پولیسنگ میں عملی طور پر شامل کیے جائیں تو ادارے میں ایماندارانہ، شفاف اور عوام دوست پولیسنگ فروغ پا سکتی ہے۔

ذیل میں چند عملی پہلو بیان کیے جاتے ہیں:

1. تحقیق میں صداقت کا اصول:

نبی ﷺ نے جھوٹی گواہی کو کبیرہ گناہ قرار دیا۔ اگر تفتیشی ادارے اس اصول پر عمل کریں تو بے گناہوں کی گرفت کم ہو گی۔

2. تشدد سے اجتناب:

اسلامی تعلیمات میں تفتیش کے دوران ظلم و تشدد سخت منع ہے۔ جدید پولیس میں Custodial Torture کے خاتمے کے لیے یہ اصول بنیادی کردار ادا کر سکتا ہے۔

3. نیت اور نفعِ عامہ:

ہر افسر اپنی نیت درست رکھے کہ وہ ریاست نہیں بلکہ عوام کی خدمت کر رہا ہے — یہی روحانی اصلاح پولیس کلچر بدل سکتی ہے۔

4. احتسابِ ذاتی و ادارتی:

اسلامی تصورِ محاسبہ (Hisbah) کو پولیس احتسابی بورڈ کے ساتھ جوڑ کر ادارتی شفافیت میں اضافہ ممکن ہے۔

5. عوامی شرکت:

خلافتِ راشدہ میں عوام کو حکومتی نگرانی میں شریک رکھا جاتا تھا۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

اسی طرح جدید دور میں Community Policing اسی قرآنی تصور کی عملی شکل ہے۔

4.5۔جدید سائنسی تفتیش اور اسلامی قانون

اسلامی فقہ میں بیّنہ کا مفہوم محض زبانی گواہی تک محدود نہیں، بلکہ ہر وہ ذریعہ جو حقیقت کو واضح کرے، "بیّنہ" کہلاتا ہے۔

چنانچہ جدید سائنسی ذرائع جیسے DNA Test، CCTV Footage، Digital Forensics بھی اصولاً "بیّنہ" کے ذیل میں آ سکتے ہیں۔

اسلامی فقہانے بھی لکھا ہے کہ اگر کوئی نیا ذریعہ حقیقت کو قطعی طور پر واضح کر دے تو اسے حجت تسلیم کیا جا سکتا ہے۔[21]

اس طرح جدید تفتیشی آلات اور شرعی اصول میں تضاد نہیں بلکہ تطبیق ممکن ہے۔

4.6۔اسلامی پولیسنگ کا ماڈل (مجوزہ)

اسلامی اصولوں کی بنیاد پر جدید پولیسنگ کے لیے ایک جامع ماڈل یوں تشکیل دیا جا سکتا ہے:

(1) روحانی تربیت

ہر پولیس افسر کو دینی، اخلاقی اور عدالتی شعور دیا جائے تاکہ وہ خدمت کو عبادت سمجھے۔

(2) تحقیقی شفافیت

تمام تفتیشی مراحل ریکارڈ ہوں، تاکہ بے جا اختیارات ختم ہوں۔

(3) مظلوم کی دادرسی کا فوری نظام

"حسبہ" یا "شکایت عوامی عدالت" کے تحت فوری سماعت ہو۔

(4) سماجی اصلاح کی حکمتِ عملی

جرائم کے اسباب مثلاً غربت، بے روزگاری، نشہ وغیرہ کے سدّباب کے لیے اصلاحی اقدامات۔

(5) احتسابی بورڈ برائے اخلاقیاتِ پولیس

ایک علیحدہ بورڈ جو صرف پولیس کے اخلاقی اور انسانی پہلوؤں کا جائزہ لے۔

4.7۔نتائج و سفارشات

1. اسلامی نظامِ پولیسنگ کا مقصد محض قانون کا نفاذ نہیں بلکہ معاشرتی اصلاح اور اخلاقی استحکام ہے۔
2. جدید پولیس اگر عدل، صداقت اور رحم دلی جیسے اصول اپنائے تو عوامی اعتماد میں اضافہ ہوگا۔
3. تحقیق میں جھوٹ، دباؤ یا سیاسی اثر کو جرم کے مترادف قرار دیا جائے۔
4. اسلامی تعلیمات کے مطابق پولیس کو "محافظِ خلق" کی حیثیت سے تربیت دی جائے۔
5. عدالتوں میں شرعی اور جدید شہادت دونوں کو قابل قبول سمجھا جائے، بشرطِ تصدیق۔
6. حکومتیں پولیس نظام میں شفاف احتساب، روحانی تربیت اور عوامی شرکت کو لازمی جزو بنائیں۔

4.8۔خلاصہ (Conclusion)

اسلام اور جدید پولیسنگ دونوں کا مقصد انصاف، امن اور انسانی وقار کا قیام ہے۔

فرق صرف اس بنیاد میں ہے کہ اسلام انسان کو اللہ کا خلیفہ سمجھ کر اس کے عمل کو اخروی جواب دہی سے جوڑتا ہے،

جبکہ جدید نظام اسے ریاستی مشینری کا پرزہ سمجھتا ہے۔

اگر اسلامی اصول—سچائی، عدل، نیت کی پاکیزگی، اور ظلم سے اجتناب—جدید پولیس نظام میں شامل کر دیے جائیں تو دنیا ایک ایسا معاشرہ دیکھے گی۔

---

[21] ابن القیم، اعلام الموقعین، ج ۲، ص ۱۲۲

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www.al-aasar.com
Vol. 2, No. 4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

جہاں قانون کا خوف نہیں بلکہ انصاف کا اعتماد حکمرانی کرے گا۔

کتابیات((Bibliography

1. القرآن الکریم۔
2. البخاري، محمد بن إسماعيل۔ الجامع الصحيح (صحيح البخاري)۔ كتاب الحدود، حديث 6788؛ كتاب بدء الوحي، حديث 1۔ بيروت: دار ابن كثير، 1407ھ/1987ء۔
3. الترمذي، محمد بن عيسى۔ الجامع الصحيح (سنن الترمذي)۔ كتاب الحدود، حديث 1424۔ بيروت: دار إحياء التراث العربي، 1395ھ/1975ء۔
4. أبو داود، سليمان بن الأشعث۔ السنن (سنن أبي داود)۔ كتاب الأدب، حديث 4880۔ بيروت: دار الفكر، 1410ھ/1990ء۔
5. مسلم، بن الحجاج النيسابوري۔ الجامع الصحيح (صحيح مسلم)۔ كتاب البر والصلة والآداب، حديث 2613۔ بيروت: دار إحياء التراث العربي، 1375ھ/1955ء۔
6. ابن منظور، محمد بن مكرم۔ لسان العرب۔ جلد 6۔ بیروت: دار صادر، 1414ھ/1994ء۔
7. معلوف، لویس۔ المنجد في اللغة والأعلام۔ بیروت: دار المشرق، 1986ء۔
8. الماوردي، أبو الحسن علي بن محمد۔ الأحكام السلطانية والولايات الدينية۔ بیروت: دار الكتب العلمية، 1989ء۔
9. عبد الحليم، محمد۔ نظام الحكم والإدارة في الإسلام۔ قاہرہ: دار السلام، 1992ء۔
10. ابن سعد، محمد بن سعد۔ الطبقات الكبرى۔ جلد 3۔ بیروت: دار صادر، 1960ء۔
11. ابن الجوزي، عبد الرحمن بن علي۔ صفة الصفوة۔ جلد 1۔ بیروت: دار المعرفة، 1984ء۔
12. ابن خلدون، عبد الرحمن بن محمد۔ المقدمة۔ بیروت: دار الفکر، 2005ء۔

Bibliography

1. Al-Qur'an al-Kareem. *Surah al-Baqarah* (2:282); *Surah al-Hujurat* (49:12). Madinah Munawwarah: King Fahd Complex for the Printing of the Holy Qur'an, 1417 AH / 1996 CE.
2. Al-Bukhari, Muhammad ibn Isma'il. *Al-Jami' al-Sahih (Sahih al-Bukhari)*. Kitab al-Hudud, Hadith 6788; Kitab Bad' al-Wahy, Hadith 1. Beirut: Dar Ibn Kathir, 1407 AH / 1987 CE.
3. Al-Tirmidhi, Muhammad ibn 'Isa. *Al-Jami' al-Sahih (Sunan al-Tirmidhi)*. Kitab al-Hudud, Hadith 1424. Beirut: Dar Ihya' al-Turath al-'Arabi, 1395 AH / 1975 CE.
4. Abu Dawud, Sulaiman ibn al-Ash'ath. *Al-Sunan (Sunan Abi Dawud)*. Kitab al-Adab, Hadith 4880. Beirut: Dar al-Fikr, 1410 AH / 1990 CE.
5. Muslim, ibn al-Hajjaj al-Naysaburi. *Al-Jami' al-Sahih (Sahih Muslim)*. Kitab al-Birr wa al-Silah wa al-Adab, Hadith 2613. Beirut: Dar Ihya' al-Turath al-'Arabi, 1375 AH / 1955 CE.
6. Ibn Manzur, Muhammad ibn Mukarram. *Lisan al-'Arab*. Vol. 6. Beirut: Dar Sader, 1414 AH / 1994 CE.
7. Ma'luf, Louis. *Al-Munjid fi al-Lughah wa al-A'lam*. Beirut: Dar al-Mashriq, 1986 CE.
8. Al-Mawardi, Abu al-Hasan 'Ali ibn Muhammad. *Al-Ahkam al-Sultaniyyah wa al-Wilayat al-Diniyyah*. Beirut: Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, 1989 CE.
9. Abd al-Halim, Muhammad. *Nizam al-Hukm wa al-Idarah fi al-Islam*. Cairo: Dar al-Salam, 1992 CE.
10. Ibn Sa'd, Muhammad ibn Sa'd. *Al-Tabaqat al-Kubra*. Vol. 3. Beirut: Dar Sader, 1960 CE.
11. Ibn al-Jawzi, 'Abd al-Rahman ibn 'Ali. *Sifat al-Safwah*. Vol. 1. Beirut: Dar al-Ma'rifah, 1984 CE.
12. Ibn Khaldun, 'Abd al-Rahman ibn Muhammad. *Al-Muqaddimah*. Beirut: Dar al-Fikr, 2005 CE.